افکار و تاثرات

الحق کے مطالعہ کا موقعہ ملا۔ اور نہایت محظوظ ہوا۔ کیونکہ تمام مضامین نہایت دلچسپ اور معلومات افزا ثابت ہوئے خصوصاً "اسلام اور عہدِ حاضرہ کے سائینسی کارنامے" مجھے نہایت مفید اور عہد حاضر کے تقاضوں اور اس سے پیدا شدہ تخیلات کے عین مطابق محسوس ہوا ——— میرے خیال میں یہ بات باعث ہزار تبریک و تحسین ہے۔ کہ ہمارے دینی مراکز اور علماء ہمیں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ زمانۂ حال کے مفید عقلی و علمی ماحول سے روشناس ہونے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ تاکہ دنیا و آخرت دونوں میں سرفراز اور بہرہ مند ہو جائیں ——— اب میں آپ کو اپنی ایک ذاتی الجھن عرض کرتا ہوں۔ میرے خیال میں آپ نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ مجموعی طور پر بالکل ٹھیک ہے انسان جتنا بھی کوشش کرتا ہے اور صحیح عقل و فکر سے کام لیتا رہے تو اس پر از حکمت کائنات میں وہ اپنے لئے بے شمار فوائد اور اسرار تلاش کر سکتا ہے۔ اور کائنات کے اس پیچیدہ اور پر اسرار نظام سے نقاب کشائی کر کے خالقِ کائنات کے باعلم و باحکمت ہونے کا اندازہ لگا کر یقین محکم کے ساتھ اس پر ایمان لا سکتا ہے ——— لیکن میرے ناقص خیال میں آپ نے اعتدال سے ہٹ کر ذرا مبالغے سے کام لیا۔ جبکہ آپ نے تحریر فرمایا کہ " ممکن ہے کہ تم زمین کے علاوہ زہرہ و مہتاب اور نظامِ شمسی کے دیگر سیاروں کو بھی اپنا مسکن اور جولانگاہ بنا دو" الخ کیونکہ انسان اس کائنات کی وسعتوں میں گھوم پھر کر ہر سیارے تک تو جا سکے گا۔ اور حیاتِ ارض کے لئے کوئی نہ کوئی مفید معلومات فراہم کر سکے گا۔ لیکن وہ زمین (الارض) کے علاوہ کسی اور جگہ کو مسکن اور جائے معاش نہیں بنا سکتا۔ جیسا کہ عصر حاضر کے سائنسدانوں کا خیال ہے۔ کہ کرۂ ارض کے سوا مریخ وغیرہ کو مسکن بنا کر زندگی کے شب و روز وہاں گذارے جائیں۔ اور یہ بات کہ انسان اس زمین سے پیدا ہوا۔ اور اس زمین ہی میں اسے بسنا ہو گا۔ اور انسان کی مادی زندگی کا تعلق اسی کرۂ ارض سے ہے۔ قرآنِ حکیم کے بہت مقامات سے بداہتہً ظاہر ہو رہا ہے۔ مثلاً آپ مندرجہ ذیل آیات ملاحظہ فرمایئے :

(۱) الذی جعل لکم الارض فراشا والسماء بناءً۔ الخ (سورۃ البقرہ آیت۔۲۲) (۲) واذ قال ربک للملٰئکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ ط قالوا اتجعل فیہا من یفسد فیہا۔ الخ (۳) ولکم

فی الارض مستقر و متاع الی حین (آیت ۳۶) (۴)۔ وبث فیہما من کل دابۃ (آیت ۱۶۴)

(۵) ولقد مکنکم فی الارض وجعلنا لکم فیہا معایش۔ الخ (الاعراف آیت ۱۰)

یہ میری ذاتی ذہنی خلش ہے۔ مہربانی کر کے آپ مجھے صرف اتنا تحریر فرمادیں کہ انسان اگر کوشش کرے تو وہ زمین کے علاوہ کسی اور جگہ کو اپنی اس مادی زندگی گذارنے کے لئے مسکن و جولانگاہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے یا نہیں ــــــ؟ یہاں ایک صاحب فرماتے ہیں کہ آنجناب کا مطلب مادی وسائل سے ہے۔ اور مادی جسم کے لئے مسکن مراد نہیں ہے۔ بلکہ روحانی مسکن مراد ہے۔ یا للعجب نیز وہ صاحب یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کا مطلب اہل روس و امریکہ کی تبکیت ہے۔ نہ یہ کہ آپ خود مُقر ہیں۔ دیگر وہ صاحب میجر گگارین کے خلائی سفر وغیرہ سے منکر ہے جو کہ بالکل یقینی اور غیر مشکوک طور پہ اہل دنیا پر منکشف ہو چکا ہے۔ چونکہ آپ کا فیصلہ ہمیں تسلیم ہے۔ لہٰذا آپ واضح الفاظ میں ہماری اس الجھن کو رفع کرنے کی زحمت گوارا فرمادیں۔

آپ نے الحق کے مضامین اور اداریہ کے بارہ میں حسن ظن کا اظہار فرمایا ہے۔ اس کا ممنون ہوں۔ دعا فرمائیے کہ واقعی معنوں میں الحق موجودہ حالات اور تقاضوں کے مطابق کما حقہٗ خدمت دین کر سکے۔ الحق کے اداریے کا مقصد صرف یہی تھا کہ اسلام اور قرآن کا مقصد طبعیاتی علوم کی تحقیق تائید یا تردید اور مخالفت کرنا نہیں اس کا تعلق ایمان اور آخرت سے ہے۔ اور اگر انسان مدارج ترقی طے کرتے ہوئے مادیات میں چاند تک بھی پہنچ جائے تو اسلام کے کسی پہلو پر اسکی زد نہیں پڑتی نہ اس میں چاند کے مسکن بن سکنے کی تائید کی گئی ہے۔ نہ مخالفت اور نہ قرآن نے اس بارہ میں کسی خاص پہلو (نفی یا اثبات) پر روشنی ڈالی ہے۔ چونکہ طبعی اور خلقی لحاظ سے انسانی سرشت زمینی ہے اور طبعاً خدا نے اس کا معاش و مسکن زمین ہی کو بنایا اس لئے قرآن میں امتنان و انعام کے مقامات میں زمین کا ذکر کیا گیا۔ اگر کل غیر طبعی اور سائنسی ذرائع سے انسان چاند میں بھی بالفرض سکونت اختیار کرے تو اس سے ان آیات کی مخالفت نہیں آئے گی جو آپ نے لکھی ہیں۔ واقعۃً تو انسان کا مسکن زمین ہی ہے بعوارض الگ شئے ہیں۔ اگر خواہ مخواہ یہ مفروضہ ان آیات سے نکالا جائے کہ صرف زمین مسکن ہے اور چاند کا مسکن بننا محال ہے۔ تو شاید کل واقعات ہمارے اس مفروضہ کو غلط ثابت کرادیں۔ تو بلا وجہ اسکی نسبت ان آیات کو بھی ہوگی۔ رہا یہ معاملہ کہ چاند مسکن بن سکے گا تو فی الحال بظاہر اسکے کچھ آثار نہیں ہیں تسخیر کائنات کو اگر رب کی پہچان اور خالق کائنات کی عظمت کے ادراک کا ذریعہ بنایا جائے جو اہل غرب و سائنس کے ہاں معدوم ہے تو یہ کوششیں مفید ہیں ورنہ لاحاصل اور تباہی و بربادی کائنات کا پیش خیمہ ہیں۔ جو اندرونی عزائم ان لوگوں کے دلوں میں ان کوششوں کے بارہ میں موجود ہیں۔ بظاہر وہ یہی جنگی ترقیاں اور ایک دوسرے کی تباہی کے سوا کچھ نہیں۔ امید ہے ان چند الفاظ سے آپ کی تشفی ہو جائے گی۔ ان اشیاء کو خواہ مخواہ مذہب سے ملانا پھر باہمی بحثیں اور مناظرے بے جا ہیں۔ جو لوگ ان سائنسی کارناموں کا سرے سے انکار ہی کر رہے ہیں۔ وہ ان کی سادہ لوحی یا بے علمی ہے۔

والسلام۔

(ادارۃ الحق)